46مراکز ہیں جن سے تقریباً 7000افراد مستفید ہو رہے ہیں۔
جبشی حلقے کے 18320 کلومیٹر وسیع و عریض رقبے میں دریائے کپواس (CAPUAS) مشرق سے مغرب کی جانب بہتا ہے جس سے چھوٹی چھوٹی ندیوں کا ایک جال وابستہ ہے۔ خط استوا پر واقع یہ علاقہ سدا شاداب جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے اور اس میں دلدلوں کا علاقہ بھی ہے جہاں لوگوں کی خاصی بڑی تعداد بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہاں بمشکل ہی کوئی سڑک نظر آتی ہے چنانچہ دریا کے کنارے سے آباد مرتدین کے مختلف مراکز تک رسائی کے لیے مشنری سست رفتار اور اکثر خطرناک کشتی رانی کے قابل آبی گزرگاہیں استعمال کرتے ہیں۔ اس ثقافت آمیز تبلیغ کا مقصد ہمیشہ سے دایا مظاہر پرستوں میں تبدیلی مذہب کا فروغ اور تازہ دم عیسائیوں کو اپنے نسلی گروہوں میں تبلیغ کی تربیت فراہم کرنا رہا ہے۔ (رپورٹ انٹر نیشنل فیلڈز سروس)

لیبٹیڈار کا کہنا ہے کہ وقت "ایوانجلزم کے لیے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے"

بالی کے مشنری سکول برائے ایوانجلزم (تبلیغ) کے نوجوانوں کے سربراہ رولینڈ لیبٹیڈار کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کے باعث انڈونیشیا میں وقت شاید ایوانجلزم کے لیے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے۔ مسٹر لیبٹیڈار جو دولت مشترکہ کے کھیلوں میں شرکت کے لیے نیوزی لینڈ آئے تھے بتایا کہ مسلم پولیٹیکل پارٹی انڈونیشیا کی دوسری مضبوط ترین جماعت ہے جو1992ء کے الیکشن میں حکومت بنا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا دنیا میں سب سے بڑا مسلم ملک ہے تاہم موجودہ حکومت مذہبی آزادی کی حفاظت کر رہی ہے "لیکن میں نہیں جانتا کہ خداوند ہمیں کب تک اس قسم کی آزادی سے نوازتا رہے گا"۔
مسٹر لیبٹیڈار کا کہنا ہے کہ انڈونیشیا کے عیسائیوں کو جو چیلنج درپیش ہے اس سے ابھی تک آگاہ نہیں ہو سکے۔ "ہمارے پاس اب زیادہ وقت نہیں رہا کہ ہم انہیں (عیسائیوں کو) کھڑے ہوئے اور کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں۔
خطرے کے باوجود چرچ، انڈونیشیا خاص طور پر جاوا کے جزیرے میں پھل پھول رہا ہے لیکن وہ مشن کی سرگرمیوں میں مزید چرچوں کی شمولیت دیکھنا چاہتے ہیں۔ انڈونیشیا کے 5000آباد جزیروں میں اکثر ایسے ہیں جہاں ابھی تک عیسائیت کا پیغام نہیں پہنچ سکا۔ مسٹر لیبٹیڈار لوگوں کے ان گروپوں تک جن تک کوئی نہیں پہنچا، رسائی حاصل کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ وہ 1988ء سے "سکول آف ایوانجلزم" کی متعدد ٹیمیں چرچوں کے قیام کے لیے مختلف جزائر میں